Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.25 Issue: 01 (Junary – June 2026)
Date of Publication: 30- JUNE 2026
HEC Category, **Y**: (2026-2027)

eISSN: 2664-0171
pISSN: 1992-8556

معارفِ اسلامی

Article	"چیونٹی کی زندگی: قرآن، حدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ" *"The Life of Ants: A Research Study in the Light of the Qur'an, Hadith, and Modern Science"*
Authors & Affiliations	**Haleema Raheem** MPhil scholar, department of Islamic studies , Abdul Wali Khan University Mardan Email: haleemaraheem203@gmail.com
Dates	***Received :*** 28-4-2026 ***Accepted:*** 28-5-2026 ***Published:*** 30-06-2026
Page	***132-147***
Citation	
Copyright Information	"چیونٹی کی زندگی: قرآن، حدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ" *"The Life of Ants: A Research Study in the Light of the Qur'an, Hadith, and Modern Science"*
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla RDB	SIS

"چیونٹی کی زندگی: قرآن، حدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ"

“The Life of Ants: A Research Study in the Light of the Qur’an, Hadith, and Modern Science"

Abstract:

This research paper presents a com”rehe’sive study of the ant (Al-Naml) in the light of the Qur’an, ”adith, and modern scientific findings. It explores the creation, structure, behavior, and highly organized social system of ants from multiple academic perspectives. The study highlights the incident mentioned in Surah Al-Naml, where Prophet Solomon (peace be upon him) understands the speech of an ant, demon’trating its awareness and collective intelligence. In addition, the sayings of the Prophet Muhammad (p”ace be upon him) are examined to shed light on the ethical treatment of ants, the prohibition of killing them without necessity, and their role as creatures engaged In the remembrance of Allah. Furthermore, the paper analyzes sc”enti’Ic aspects such as the biological classification of ants, their communication methods (including pheromones, movements, and vibrations), and their remarkable strength, discipline, and cooperative behavior. The primary aim of this research Is to derive moral, social, and organizational lessons from the life of ants, Including discipline, mutual care, leadership, hard work, and collective welfare.

The study concludes that despite being a tiny creature, the ant represents an exemplary mo”el of a well-organized society, offering valuable guidance for improving both individual and collective human life

Keywords: Ant(Al-Naml),Qur’an and Hadith, Modern Science, Social Organization, Communication, Social Structure of Ants

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے ذرے سے لے کر آفتاب تک ہر چیز کو ایک خاص مقصد اور حکمت کے تحت تخلیق فرمایا۔ اللہ رب العزت کی اس وسیع کائنات میں جہاں بڑے بڑے اجسام اپنی قدرت کی گواہی دیتے ہیں، وہاں حشرات الارض کی دنیا میں "چیونٹی" (Ant) جیسی نحیف مخلوق بھی باری تعالیٰ کی کاریگری اور عظیم نظامِ قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ "چیونٹی کی زندگی: قرآن، حدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ" اسی ننھی سی مخلوق کی کثیر جہتی زندگی کے مطالعہ پر مبنی ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد چیونٹی کی فطرت میں ودیعت کیے گئے ان اسرار و رموز کو تلاش کرنا ہے جن کا ذکر قرآنِ حکیم نے چودہ سو سال قبل فرمایا اور جن کی اہمیت پر احادیثِ نبویؐ نے مہرِ تصدیق ثبت کی۔

اس مقالے میں چیونٹی کا تعارف، معاشرتی ڈھانچے، معاشی نظم و ضبط اور حیاتیاتی خصوصیات کو اسلامی تعلیمات اور جدید سائنسی تحقیقات کے تقابلی تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ تحقیق کا محور یہ واضح کرنا ہے کہ کس طرح ایک ادنیٰ سی مخلوق اپنے عمل سے انسانی معاشرت کے لیے نظم و نسق، اطاعتِ امیر اور باہمی خیر خواہی کے عظیم اسباق پیش کرتی ہے، جن کا ادراک ایمان کو تازگی بخشتا ہے اور خالقِ حقیقی کی معرفت کا ذریعہ بنتا ہے۔

چیونٹی:

عربی نام: النمل

تعارف:

"النمل" اس سے ایک مشہور جانور مراد ہے۔ اس کی مؤنث کیلئے نملہ "کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور "نملہ" کی جمع "نمال" ہے۔ چیونٹی کو زیادہ چلنے اور کسی جگہ کم ٹھہرنے کی وجہ سے "نملہ" کہا جاتا ہے۔ چیونٹی کے جسم سے ایک معمولی چیز خارج ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے انڈے کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور اسی سے چیونٹی کی نسل بڑھتی ہیں۔ انڈوں کو ضاد کے ساتھ "البیض" کہتے ہیں لیکن چیونٹی کے انڈے کو ظا کے ساتھ "البیظ" کہا جاتا ہے۔ چیونٹی خوراک تلاش میں بڑی چالیں چلاتی ہیں۔ چیونٹی جب کھانے کی کوئی چیز تلاش کر لیتی ہے تو باقی چیونٹیوں کو بھی بلا لیتی ہے اس لئے کہ خوراک کھائیں اور اسے لے کر اپنے بلوں میں لے جائیں ۔ چیونٹیوں میں اس کام کے کرنے والی چیونٹی کو چیونٹیوں کا سردار کہا جاتا ہے۔ سردار چیونٹی میں یہ خوبی ہوتی ہے، کہ یہ گرمی کے موسم میں خوراک جمع کر کے سردی کے موسم میں آرام کرتی ہے۔ یہ بہت ہوشیار ہوتی ہے جب وہ کھانے کی کوئی چیز جمع کرے اور جس کے بارے میں اُگنے کا خوف ہو تو اس کے دو حصہ کر دیتی ہیں۔ اور دھنیا وغیرہ کو چار حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے وہ اس لیے کہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ اس کے دونوں ٹکڑے اُگ جائیں گے۔ اگر کسی دانہ میں گلنے سڑنے کی بدبو محسوس ہو

جائے تو اسے اپنے بل سے باہر لے آتی ہے اور چاند کی روشنی زمین کے اوپر بچھا دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی زندگی کی بقاء کا دارومدار خوراک پر منحصر نہیں ہوتی ہے کیونکہ ان کا معدہ نہیں ہوتا جس میں خوراک جائے بلکہ ان کے بدن میں دو حصے ہیں اور وہ دونوں حصے الگ الگ ہوتے ہیں۔ ان کی سونگھنے کی حس بہت طاقتور ہوتی ہے اس لیے جب یہ خوراک کو کاٹتی ہے تو وہ اس کی بُو سونگھ کر قوت حاصل کرتی ہے اور یہی طاقت ان کے لیے کافی ہوتی ہے۔ ان کی مرنے کی وجہ اِن کے اپنے پَر ہوتے ہیں وہ اس لئے کہ یہ جب ہوا میں اڑ جاتی ہیں تو پرندے اس کا شکار کر لیتی ہے۔ ان کے چھ پیر ہوتے ہیں جن سے زمین کھود کر اپنے لیے گھر بناتی ہے۔ چیونٹی اپنا گھر ٹیڑا کر کے بناتی ہے تاکہ بارش وغیرہ کا پانی بل میں داخل نہ ہو سکے۔ اس کے بل میں کمرے اور دروازے بھی ہوتی ہے اور یہ اپنے گھروں میں لٹکے ہوئے خانے بناتے ہے جس میں وہ جاڑے کے لیے خوراک اور دوسرے چیزیں جمع کر سکے۔ اور اس کے علاوہ بلوں کو دو منزلہ بناتی ہے تاکہ اس کے جمع شدہ خوراک میں نمی نہ آئے۔ چیونٹی اپنا بل زمین میں بناتی ہے۔ تمام جانوروں میں کوئی جانور چیونٹی جیسا نہیں ہے جو دو گنا بوجھ اپنے بدن پر ڈالے، یہ اپنی طاقت سے کئی گنا زیادہ بوجھ اٹھا کر لے جاتی ہے۔ چیونٹی میں مال ذخیرہ کرنے کا حرص زیادہ ہوتی ہے اس لے وہ بعض اوقات کھجور کی اتنی بھاری گٹھلی بھی اٹھا لیتی ہے جن کی اسے ضرورت بھی نہیں ہوتی لیکن اپنے حرص سے مجبور ہوتی ہے۔ اس کی زندگی زیادہ سے زیادہ ایک سال تک ہو سکتی ہے اگر یہ تھوڑا زیادہ عرصے تک زندہ رہ جائے تو یہ اپنے لیے کئی سالوں کی خوراک جمع کر سکتی ہے۔ ایک قسم کی چیونٹی جس کو "ذرفارسی" کہا جاتا ہے۔ یہ ایسی چیونٹی ہے جو دیگر چیونٹی کو تکلیف دینے میں بھڑ کی طرح ہوتی ہے۔ چیونٹی کی ایک نوع جس کو "نمل الاسد" کہا جاتا ہے۔ اس چیونٹی کا سر شیر کے سر کی طرح ہوتا ہے اور پچھلا حصہ چیونٹی جیسا ہوتا ہے[1]۔

سائنسی اصطلاح میں چیونٹی:

چیونٹی، مکھیاں اور بھڑیں حشرات الارض کے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ کرہ ارض میں تقریباً ہر جگہ پر پائے جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق چیونٹیاں تقریباً ایک کروڑ تیس لاکھ سال یا اس سے کم ایک کروڑ دس لاکھ قبل بھڑ نما اجداد سے تعلق رکھتی ہیں اور آج ان کی بارہ ہزار (12،000) سے زیادہ انواع زمیں پر موجود ہیں۔ چیونٹی کے ایک جسمانی ڈھانچہ ہوتا ہے اور ان کے سر پر دو اینٹینانز ہوتے ہیں جس سے انہیں اسانی سے جانا جاتا ہے۔

چیونٹیاں اپنی بستیوں کو بہت منظم انداز سے تیار کرتی ہیں، ان کی بستیاں وزن اور رقبے کے لحاظ لاکھوں کی تعداد میں بھی ہو سکتی ہے۔ چیونٹیوں میں بانجھ مادوں کو الگ کام اور ذمہ داریاں دی جاتی ہیں جس میں نگرانی اور مزدوری کے علاوہ اور بھی مختلف قسم تک کے کام سونپے جاتے ہیں۔ اور جو چیونٹیاں تولیدی صلاحیت رکھتی ہے ان میں نر اور مادہ کی بھی علیحدہ علیحدہ گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

چیونٹیوں میں بعض اقسام کی چیونٹیاں کئی گنا زیادہ بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ چیونٹیوں میں بعض اقسام کی چیونٹیوں ایسی بھی ہیں جس کی آنکھیں نہیں ہوتی۔ چیونٹیوں کا شمار دنیا کے زیادہ مشقت اٹھانے والے جانوروں والے میں ہوتا ہے۔ بہت سی چیونٹیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو پانی میں بیس سے چوبیس گھنٹے تک پانی کے اندر زندہ رہ سکتی ہیں۔ بعض چیونٹیوں کی افزائش نسل کے لئے نر چیونٹی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ چیونٹیاں کے دو انٹیناں ہوتی ہے جس کو وہ سونگھنے کے لیے استعمال کرتی ہیں اور اس کے زریعے صفائی کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ چیونٹیوں کے کالونی کی ایک رانی ہوتی ہے جس کے ذریعے کالونی کے امور چلتی ہے اور کالونی کے تمام اموروں کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ اور دوسرے چیونٹیوں سے اس کی عمر تیس سال تک بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مادہ ورکر چیونٹیوں کی زندگی ایک سے لے کر تین سال تک ہو سکتی ہیں، اور نر چیونٹیوں کی عمر کچھ ہفتوں تک ہی ہوتی ہیں۔ یہ میٹھا اور شکر بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ [2] چیونٹیاں ایک دوسرے سے رابطے کے لیے فیرومونز، آوازوں اور ٹچ کا استعمال کرتے ہیں۔ چیونٹیاں چونکہ زمین پر موجود ہوتی ہیں، اس لیے وہ مٹی کے اوپر والے سطح پر فیرومون ٹریلز کو چھوڑتے ہے۔ کیونکہ فیرومونز کیمیکل کو دوسرے چیونٹیاں اپنی اینٹینا کے زریعے محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے دوسرے چیونٹیاں اس کے پیچھے آسکتی ہیں۔ [3] چیونٹیاں دوسرے چیونٹیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے سونگھنے کی تیز حس کا استعمال کرتی ہیں۔ وہ دوسرے چیونٹیوں کے ساتھ رابطہ اور ایک دوسرے کو پیغامات بھیجنے کے لیے اپنے اینٹینا یا جسم کے دوسرے حصوں کا استعمال کرتے ہیں۔ چیونٹیاں جب ایک دوسرے کے ساتھ ٹچ ہوتے ہے تو سٹریڈولیشنز کے ذریعے پیغامات ایک دوسرے کو منتقل کرتے ہیں، جو کہ ایک چیونٹی کے اپنے جسم کے اعضاء کو ایک ساتھ رگڑنے سے پیدا ہونے والی آوازیں اور کمپن ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ رابطوں کی مختلف صورتیں ہیں اور جس کی وجہ اس کو پتہ ہوتا ہے خوراک کی چیزیں کہاں پر پائے جاتے ہیں اور کسی طرف حطرات پائے جاتے ہیں۔ [4]

قرآن مجید کی روشنی میں چیونٹی کی زندگی:

"حتّٰ◌ اِذَا۔ اَتَوۡا عَلٰ◌ وَادِ النَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَ◌ ◌ٰاَ◌◌ا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰ◌ِنَ◌مۡ لَا ◌حۡطِمَنَّ◌مۡ سُلَ◌مٰنُ وَ جُنُوۡدُ◌ۙ وَ ◌مۡ لَا ◌شۡعُرُوۡنَ"[5]

ترجمہ:

"یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمانؑ اور ان کے لشکر تمہیں کچل نہ دیں اور وہ شعور نہ رکھتے ہوں۔"[6]

تفسیر:

"حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ":اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے مسائل بیان کیے ہیں:

چیونٹیاں اجتماعی طور پر بستیوں میں رہتی ہیں۔ان کی مشترکہ طور پر ایک رانی ہوتی ہیں جس کے حکم کے مطابق سب چیونٹیاں اپنی زندگی گزارتی ہیں۔چیونٹیوں کی بستیوں کے اندر بہت منظم طریقے سے گھر ہوتے ہیں اور گھروں پر باقاعدہ دروازے ، چھتیں اور راستے ہوتے ہیں اور خوراک کا ذخیرہ جمع کرنے کے لیے اس میں لٹکے ہوئے خانے بنائے جاتے ہیں۔ان کے گھروں پر باقاعدہ پہرادار دستے ہوتے ہیں،چیونٹیوں کی ہر ایک دستے کا الگ الگ کام ہوتا ہے،کچھ صفائی کرتے ہے بعض خوراک جمع کرتے غرض ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔وہ بہت منظم طریقے سے خوراک ذخیرہ کرتی ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے

وہ غلے کے ہر دانے کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرتی ہیں، تاکہ وہ نمی کی وجہ سے دوبارہ اگ نہ جائے،اور بعض کا جیسے دھنیاوغیرہ کو چار حصوں میں کاٹ دیتی ہیں تاکہ اس کا سر دوبارہ آگ نہ جائے۔ سلیمان علیہ السلام جس وادی پر گزرنے والے تھے، ان میں چیونٹیوں کی بستیاں آباد تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا محل وقوع قرآن مجید میں بیان نہیں فرمایا، نہ ہی راہنمائی کے لیے اس کی ضرورت تھی۔ بعض مفسرین اس سے وادی شام مراد لیتے ہیں،اور بعض طائف، لیکن کوئی بھی اس کی اصل مقام کو نہیں جانتا۔

سلیمان علیہ السلام جب وادی کے نزدیک آنے پر ایک چیونٹی نے کہا:"(اے چیونٹیوں اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ[7]۔)

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ادنی اور معمولی سی مخلوق کا ایک فرد اپنی تمام قوم کو لشکر سے بچنے سے کو آگاہ کر رہا ہے اور اپنے قبیلے کے لئے فکر مند ہے۔

سلیمان علیہ السلام کو غیب کا علم نہیں تھا اس لئے چیونٹیوں کو بھی اس بات کی خبر تھی، چنانچہ اس وجہ سے چیونٹی نے اپنے لشکر کے دوسرے افراد کو خبر دار کیا اور کہا، کہ سلیمان اور اس کے لشکر کو پتہ نہیں ہے اس لیے وہ لاعلمی میں تمھیں کچل نہ لے۔

اس آیت میں سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکروں کی تعریف بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ کبھی بھی جانتے بوجھتے زیادتی نہیں کرتے،اور اگر لاشعوری میں کوئی اس کی لشکر سے کچل دیا جائے تو یہ دوسری بات ہے۔ اصحاب رسول ﷺ کی بھی یہی شان تھی، جیساکہ فرمایا:

"وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَـطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ "[8]

ترجمہ:

"اور اگر کچھ مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں، جنھیں تم نہیں جانتے تھے (اگر یہ نہ ہوتا) کہ تم انھیں روند ڈالو گے تو تم پر لاعلمی میں ان کی وجہ سے عیب لگ جائے گا (تو ان پر حملہ کر دیا جاتا)"

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عام راستے پر چلنے والے انسانوں کی یہ ذمہ داری نہیں کہ وہ چیونٹیوں اور دوسرے کیڑے مکوڑے کو بچائیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا بچاؤ خود کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ یہ پرندوں دوسرے حیوانات کی زبان بھی سمجھتے تھے۔

چیونٹی کی آواز بہت دھیمی ہوتی ہے اور یہ عام انسان کو سنائی نہیں دیتی لیکن سلیمان علیہ السلام نے سن لی، یہ چیونٹی کی زبان سمجھنے کے علاوہ الگ معجزہ ہے۔

معجزات کے بعض منکروں نے ذکر کیا ہے کہ "وادی النمل" بنو نمل قبیلے والے رہتے تھے اور نملہ سے مراد چیونٹی نہیں تھی بلکہ اس قبیلے کا ایک شخص تھا۔ بلکہ یہ قرآن کی بدترین تحریف ہے، بلکہ چیونٹی کے قول"وَ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ"سے صاف واضح ہے کہ وہ عام چیونٹیاں تھیں جو کرہ ارض پر چلتی ہیں، کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی لشکر لوگوں سے بھری ہوئی وادی کو روندتے ہوا گزر جائے اور اسے معلوم ہی نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس صورت میں آیت کا اس علم سے کوئی تعلق نہیں رہتا جس کے عطا ہونے پر سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے شکر نعمت کی توفیق مانگ رہے ہیں۔ نہ تاریخ میں بنو نمل نامی قبیلے کا کوئی ذکر نہیں ہیں۔ بنو کلب خاندان کے شخص کو کلب یا بنو اسد خاندان کے شخص کو اسد کہا جاتا ہے کہ بنو نمل خاندان کے شخص کو نملہ کہا جائے معجزات کے منکرین کے لئے یہ تو مشکل یہ ہے کہ وہ قرآن کا واضح الفاظ میں انکار کرنے کی ہمت کرے، اس لیے اس کے معانی میں ردوبدل کرتے رہتے ہیں۔[9]

حدیث کی روشنی میں چیونٹی کی زندگی:

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ◉ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ◉ عَنْ يُونُسَ◉ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ◉ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ◉ أن أبا هريرة رضى الله عنه◉ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ◉ يَقُولُ:" قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ◉ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ"

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ سے فرماتے سنا"سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا تو اس کے حکم پر چیونٹیوں کا بل ہی جلا دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی بھیجی کہ

تجھے تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تونے ان کی پورے گروہ کو جلاڈالا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا؟" (اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ تم کو تو ایک ہی چیونٹی نے کاٹا تھا، فقط اسی کو جلانا تھا)[10]

تشریح:

("فتح الباری" میں ذکر ہے کہ یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گزرے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: پروردگار! اس بستی میں تو قصور بے قصور ہر طرح کے لوگ، لڑکے، بچے اور جانور سب ہی تھے۔ تونے سب کو ہلاک کر دیا۔ پھر ایک درخت کے سائے میں اترے، وہاں انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے غصہ ہو کر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے معروضہ کا جواب ادا کیا کہ تونے کیوں باقی بے قصور چیونٹیوں کو بھی ہلاک کر دیا؟)[11]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی:

"أَنْ قَرْصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللهَ ."

ترجمہ: "تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے ایک ایسی خلقت کو جلا کر راکھ کر دیا جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔"[12]

امام بخاریؒ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ضرورت کے وقت چیونٹیوں کو مارنا ٹھیک ہے، جیسے اس اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے کیا۔

کسی مخلوق کو آگ دینے کی سخت منع کیا گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق کو آگ کے ذریعے سے عذاب آنہیں دینا چاہیے۔

یادرہے کہ بلاضرورت چیونٹی کو نہیں مارنا چاہئے ہے۔

"حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ"

"عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے روکا ہے[13] چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، لٹورا چڑیا[14]"

دوسری روایت میں اس طرح الفاظ آئیں ہیں:

وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ أَحْرَقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ أَحْرَقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ"

ترجمہ:

اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی (بل) دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'آگ کے رب یعنی اللہ کے سواء کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ آگ سے عذاب دے"۔[15]

ان جانداروں کے قتل کی ممانعت کی حکمت:

چیونٹی کو بلاوجہ مارنے سے رسول کریمؐ نے اس لیے منع فرمایا ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔[16]

شہد کی مکھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس وجہ سے شہد سے شفا بھی ملتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے اسے قتل کرنے سے روکا گیا ہے۔ لٹورا، ممولا کو کہتے ہیں۔ جو ایک چھوٹی قسم کا پرندہ ہے جس کا بڑا سر، سفید پیٹ، سبز پیٹھ اور سفید پیٹ ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے پرندوں اور دوسرے کیڑوں وغیرہ کھاتے ہیں۔ ابن ماجہ از محمد فواد الباقی بحوالہ المنجد ابن اثیرؒ نے فرمایا("یہ بڑے سر اور بڑی چونچ والا ایک پرندہ ہے۔ اس کے پر آدھے سفید اور آدھے سیاہ ہوتے ہیں)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دین اسلام نے نہ صرف انسانوں کے حقوق بیان کیے بلکہ جانوروں کے حقوق بھی ہمیں سکھائے ہیں۔ اس لے ان کو بلا ضرورت قتل کرنا جائز نہیں ہے، لیکن جو جانور ضرر رساں ہو انکو مارنا درست ہیں، جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ۔[17]

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

"حدَّثَنَا عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ۞ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ۞ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ۞ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۞ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ۞ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۞ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۞ فَقَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ۞ لَلشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ"۞ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ إِلا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ۞ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ۞ لَلشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ۞ أَلا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ " قَالَ: "قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ۞ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لا أَعْلَمُ"

ترجمہ:

"آپؐ نے فرمایا: اے ابو بکر تمھارے اندر چیونٹی کے بچے سے بھی باریک شرک کا حانہ ہوتا ہے۔"سیدنا ابو بکرؓ نے عرض کیا: یہی شرک ہے کہ کوئی اللہ کے ساتھ خدا مان لے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آدمی میں چیونٹی کے بچے بھی باریک جیسا شائبہ شرک ہوتا ہے کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتاؤں جسے پڑھوں تو قلیل و کثیر

شائبہ دور ہو جائے گا؟" آپ ؐنے فرمایا: تم کہو: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے بوجھتے تیرے ساتھ شرک کروں اور جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں استغفار کرتا ہوں۔"[18]

فوائد و مسائل:

(۱) اس حدیث میں شرک سے مراد ریاکاری، دکھلاوا اور عجب ہے کہ انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اللہ کی خوشنودی کی بجائے لوگوں کی داد لینے کے لیے نیکی کرے۔ لیکن جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور اپنی ذات کو بھی پہچان لیتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کا ہر کمال اور فضل و شرف اس کا اپنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ ہے۔

(۲) موجودہ دور میں بہت سے لوگ حتیٰ کہ علماء کرام بھی ریاکاری کے اس شرک میں مبتلا ہیں کہ ہر اچھائی اور نیکی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خوش کرنے اور ان پر اپنی رعب جمانے کے لیے کرتے ہیں۔ اپنی شہرت طلبی کی اس لذت میں اپنی خواہشات کی تسکین کرتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادات میں مصروف اور گناہوں سے دور ہیں حالانکہ یہ عبادت و ریاضت وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نہیں کر رہے بلکہ اپنی نفس کی لذت کے لیے کرتے ہیں۔

(۳) مذکورہ دعا شرک اصغر اور اکبر دونوں سے بچنے کے لیے ہے اس لیے اسے پڑھنا چاہیے۔[19]

(مرفوع) "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ◉ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ◉ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ◉ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ◉ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ◉ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ◉ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ◉ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْض حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا◉ وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ "◉ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ , قَالَ: سَمِعْت أَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ ◉ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ ◉يَقُولُ: عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ"

ترجمہ: "رسول ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول ﷺ نے فرمایا: "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے"، رسول ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں"(۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے،)

فضیل بن عیاض کہتے ہیں (ملکوت السموات (عالم بالا) میں عمل کرنے والے عالم اور معلم کو بہت بڑی اہمیت و شخصیت کا مالک سمجھا اور پکارا جاتا ہے)۔[20]

چیونٹیوں کے خواص اور فوائد:

چھوٹی سی چیونٹی کے بہت سارے خواص موجود ہیں۔ چند ذیل میں درج ہیں:

نظم و نسق:

چیونٹیاں نظم و نسق کی بہت پابند ہوتی ہیں۔ اکثر چیونٹیاں ایک لمبی قطاریں میں چلتی ہیں، جس سے ان کی نظم و نسق کو عیاں ہوتی ہیں۔ اور شاید لوگوں نے بھی لائن بنانے کا طریقہ کا چیونٹیوں سے سیکھا ہے، لیکن یہ ایک اہم سبق لینا بھول گئے کہ یہ نظم و نسق صرف قطار بنانے تک اہم نہیں بلکہ معاشرے کو منظم رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔

خیر خواہی:

چیونٹیوں کی گروہوں میں خیر خواہی کا جذبہ بھی موجود ہوتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بیان ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی لشکر آئی تو چیونٹی نے اپنے قبیلے کے دوسرے چیونٹیوں کو اطلاع دی، کہ اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا فوج تمہیں کچل ڈالے اور انہیں پتہ ہی نہ ہو۔ آج کل بھی چیونٹیاں بہت عقلمند اور نظم وضبط کی بہت پابند ہوتی ہیں، جیسے ہی انکو کوئی خطرہ محسوس ہو جائے یا کھانے وغیرہ کا کوئی چیز دیکھ لے تو وہ تیزی سے واپس مڑتی ہے اور دوسرے چیونٹیوں کو خبر دیتی ہیں۔ چیونٹی اللہ تعالیٰ کی اتنی حقیر اور ادنی سی مخلوق ہے لیکن اس میں خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہے اور دوسری طرف اس کے برعکس غفلت میں ڈوبے اور خیر خواہی کے جذبے سے بلکل حالی انسان ہیں۔

امیر کی اطاعت:

چیونٹیوں کی زندگیوں سے ہمیں امیر کی پیروی کرنے کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) والے واقعے میں ایک چیونٹی کے حکم پر باقی سب کو اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور کسی ایک چیونٹی نے بھی اس کے حکم سے منہ نہ موڑا، اور سب نے اپنے امیر کا حکم مان کر یہ ثابت کر دیا کہ امیر کی پیروی میں باقی سب کی بھلائی ہیں۔ اگر وہ اس وقت امیر کا حکم نہ مانتے تو سب لشکر کے پیروں تلے روند دیں جاتے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک معاشرے یا وطن کو نقصانات اور خطرات سے بچنے کے لیے اپنے امیر کی پیروی کرنا بے حد ضروری ہے کوئی بھی قوم یا ملک اگر ایسا نہیں کرتی تو وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتی ہیں۔

منظم طرز معاشرت:

قرآن کریم کے بیان اور جدید سائنس کے انکشافات سے یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ چیونٹیاں نہ صرف بول سکتی ہیں بلکہ وہ اپنے رہنے کے لیے مستقل بستیاں اور کالونیاں بناتی ہیں۔ چیونٹیاں اپنے معاشرے میں بہت منظم طریقے سے زندگی گزارتی ہیں اس کے زندگی کے کچھ اصول اور ضوابط ہوتی ہیں جن کی وہ پاسداری کرتے ہیں۔سب چیونٹیوں کی ذمہ الگ الگ کام ہوتے ہیں، اور وہ سب اپنا کام پورا کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔چیونٹیوں میں نر اور مادہ کے فرق کی وجہ سے ان کی عمریں بھی مختلف ہوتے ہیں جو ہفتوں سے لے کر کئی سالوں تک طویل ہو سکتی ہے۔

ایک دوسرے کا خیال:

چیونٹیاں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتی ہیں۔چیونٹیاں افزائش نسل کے لئے انڈے دیتی ہے، نر چیونٹیاں ان انڈوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتی ہیں، اور وہ یہ زمہ داری بہت اچھی طریقے سے ادا کرتی ہیں۔

اپنے کام سے کام:

چیونٹیاں ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرتی رہتیی ہیں، اور چیونٹیوں کی یہ خاصیت ہوتی ہیں کہ وہ کبھی بھی خاموشی کے ساتھ ایک جگہ نہیں بیٹھتی بلکہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتی ہیں۔ او یہ معاشرے کا ایک اہم اصول بھی ہے لیکن ہم اس کی پاسداری نہیں کرتے اور اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کے ٹوہ میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔

اتحاد:

چیونٹیوں کی زندگی منظم ہونے کی وجہ ان کے آپس ایک دوسرے کے ساتھ ان میں بہت اتحاد پایا جاتا ہے۔چیونٹیاں ہر کام مل جل کر کرتی ہے، اس لیے کوئی بھی مشکل اجائے تو یہ سب مل کر مقابلہ کرتی ہیں۔ ہر بھاری کام وزن مل کر اٹھاتی ہیں چیونٹیوں کا یہ اتحاد تمام لوگوں کے لیے ایک پیغام اور سبق ہے۔

محنت اور خود اعتمادی:

چیونٹیوں میں دوسرے کیڑوں کی نسبت زیادہ محنت اور خود اعتمادی موجود ہوتی ہیں۔ چیونٹیاں جب بھی کوئی کام کرتی بعض کاموں میں وہ کئی گھنٹے لگا دیتے ہیں لیکن وہ کبھی بھی جلدی ہمت نہیں ہارتی اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔۔

اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی کیڑے کو بہت سی خصوصیات دیں رکھی ہیں۔[21]

چیونٹیوں کے جدید سائنس کے تناظر میں طبی فوائد:

چیونٹیاں (Hymenoptera: Formicidae) اپنے طبی اور غذائی خصوصیات کی وجہ سے دوائیں تیار کرنے اور خوراک تیار کرنے والی صنعتوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ حشرات الارض میں سب سے زیادہ سماجی حشرات ہونے کے وجہ، چیونٹیاں

حیاتیاتی مرکبات کا ایک ذخیرہ بھی ہیں، جنہیں ان کے ماحولیاتی تعاملات اور دفاع کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چیونٹیاں جدید اور روایتی طب دونوں میں کینسر، دمہ، گٹھیا اور دوسرے مائکروبیل انفیکشن سمیت مختلف قسم کی بیماریوں کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ یہ مختلف قسم کے مرکبات جیسے اینٹی مائکروبیل پیپٹائڈز، بایوجینک امینز، الکلائڈز اور فلاوونائڈز کی وجہ سے ہے جو چیونٹی کے زہر اور پورے بدن کے عصارے (نچوڑ) سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ تاہم، ان میں سے زیادہ تر مرکبات ابھی تک مشخص نہیں ہوئے ہیں۔ چیونٹیوں کے جسم میں کچھ خاص قسم کے جراثیم (بیکٹیریا) پائے جاتے ہیں جو ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان جراثیم کو ہمزیست کہتے ہیں کیونکہ یہ چیونٹی کو فائدہ دیتے ہیں، اور بدلے میں خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چیونٹی کے اندرونی ہمزیست سے کچھ خصوصیات میں حصہ ڈالتے ہیں اور ان کے میزبان یعنی چیونٹی کی خوراک ہضم کرنا ، دشمنوں سے تحفظ، غذائی ترقی، نائٹروجن کی ری سائیکلنگ اور تولیدی تشریح میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہذا، انہیں خصوصیات کی وجہ سے چیونٹیوں میں پائے جانے والے یہ جرثومے (Microorganisms) دواسازی، خوراک اور کاسمیٹکس کی صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، بیرونی ہمزیست خاص طور پر بیماریوں کے دفاع میں مدد کرتے ہیں۔[22]

ماحولیاتی اہمیت:

چیونٹیاں کے علاوہ کوئی دوسرا کیڑا ایسا نہیں ہے جو زمین کے ماحولیاتی نظام پر اتنا اہم اور مثبت اثر ڈال سکے جتنا چیونٹیاں ہیں چیونٹیوں کا شمار دیگر حشرات الارض میں سب سے بڑے شکاریوں میں ہوتا ہیں، جو دوسرے حشرات کی آبادی کو کم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ جتنی مقدار میں کیچوے زمین سے مٹی منتقل کرتی ہیں تقریباً اتنی ہی مقدار میں چیونٹیاں بھی منتقل کرتی ہیں، اس عمل میں مٹی کو ڈھیلا کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ زمین میں ہوا اور پانی کی نقل و حرکت میں اضافہ ہوتی رہتی ہیں۔ چیونٹیاں بے جان حشرات کے بدن کو صاف کرتی ہیں اور جانوروں اور پودوں کے مادے کے تباہی اور تحلیل میں مدد کرتی ہیں۔ پودوں اور جانوروں کے باقیات کے حصوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر، مٹی کو کھاد دی جاتی ہے اور غذائی اجزاء دنیا کے ماحولیاتی نظام میں ری سائیکل ہوتے ہیں۔ چیونٹیاں بیجوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں جس کی وجہ سے پودے دوسرے علاقوں میں بھی پھیل جاتی ہیں۔[23]

خلاصہ بحث:

اس مقالے میں چیونٹی کی زندگی کے مختلف گوشوں پر کی گئی تحقیق کا نچوڑ درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے:

چیونٹی کی تخلیق اور اس کی زندگی کے حیرت انگیز حقائق اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں فرمایا۔ یہ ننھی سی مخلوق اپنے پیچیدہ وجود کے ساتھ باری تعالیٰ کی کاریگری کا عظیم شاہکار ہے۔

قرآن مجید میں چیونٹی کے نام سے سورت کا ہونا اور اس کے کلام کا تذکرہ اس کے صاحبِ شعور ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں اسے تسبیح بیان کرنے والی مخلوق قرار دے کر اس کے ناحق قتل سے ممانعت کرنا اسلام کے وسیع نظامِ حقوق (Animal Rights) کو واضح کرتا ہے۔

چیونٹیوں کی کالونیوں کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ان میں "تقسیمِ کار" اور "اطاعتِ امیر" کا نظام انسانوں سے بھی زیادہ پختہ ہے۔ ایک چیونٹی کے انتباہ پر پوری بستی کا عمل درآمد کرنا اجتماعی زندگی کی کامیابی کا بہترین نمونہ ہے۔

چیونٹی کا خوراک کو ذخیرہ کرنے کا طریقہ، دانے کو اگنے سے روکنے کے لیے اس کے ٹکڑے کرنا اور نمی سے بچانے کے لیے گھر کی دو منزلہ تعمیر کرنا اس کی فطری ذہانت اور مستقبل بینی کو ظاہر کرتا ہے۔

جدید سائنسی تحقیقات نے چیونٹی کے فیرومونز، جسمانی ڈھانچے اور سماجی رویوں کے بارے میں جو انکشافات اب کیے ہیں، اسلام نے صدیوں پہلے ان کی طرف اشارہ کر کے اپنی حقانیت کو ثابت کر دیا ہے۔

چیونٹی کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی انتھک محنت، دوسروں کی خیر خواہی اور ایک منظم قیادت کی پیروی میں پوشیدہ ہے۔ یہ مخلوق انسان کو غفلت سے نکل کر اپنے فرائض کی تندہی سے ادائیگی کا پیغام دیتی ہے۔

---

[1] علامہ دمیری، **حیات الحیوان**، ج:2، ص:669-671

[2] Keller, L‹" **Queen lifespan and colony characteristics in ants and termites" Insectes soc**, volume :45,(1998)p:235–246,(https://doi.org/10.1007/s000400050084)-

[3] Jackson DE, Ratnieks FL ,"**Communication in ants". Current Biology**, volume :16 , issue:15,(August 2006)p: R570 – R574. Bibcode:2006Cbio...16.R570J. doi:10.1016/j.cub.2006.07.015. PMID 16890508. S2CID 5835320.

[4] https://www.nwf.org/Educational-Resources/Wildlife Guide/Invertebrates/Ants.(Accessed on: Jan 2025)

[5] سورۃ النمل 18:27

[6] حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ، **تفسیر القرآن الکریم**، ج:3، ص:287

سورۃ النمل [7] 18:27

[8] سورۃ الفتح 20:48

[9] حافظ عبد السلام بن محمدؒ، **تفسیر القرآن الکریم (تفسیر عبد السلام بھٹوی)**، (دار لاند کس، المکتبہ شاملہ، جامع الکتب الاسلامیہ، سن اشاعت: 11 دسمبر 2020ء)، ص:3202

[10] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ، مترجم: **فضلیتہ الشیخ حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ**، **كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ**، حدیث نمبر:3019، ج:3، ص:329

[11] حافظ عبداللہ شمیم، حافظ حامد محمود الخضری، **الصحیفہ الصحیحہ المعروف صحیفہ ہمام بن منبہ**، **باب ایک نبی کا چیونٹیوں کو جلانا** (لاہور: السنتہ پبلیکشنز، س-ن)، حدیث نمبر:18، ص:188۔

[12] نفس مصدر، حدیث:3019، ج:3، ص:329

[13] امام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجتانیؒ، مترجم: **عبد الرحمن بن عبد الجبار الفرایوائی** (استاذ حدیث امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض)، **سنن ابو داود**، **كتاب أبواب السلام باب فِي قَتْلِ الذَّرِّ**، (نئی دہلی: مجلس علمی دارالدعوۃ، س-ن) حدیث نمبر:5267_، ج:4، ص:1020

[14] امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینیؒ، **مترجم مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالے**، **سنن ابن ماجة**، **كتاب الصيد**، **بَابُ : مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ**، حدیث نمبر:3224

[15] امام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجتانیؒ، **سنن ابو داود**، **كتاب الجهاد**، **بَابٌ: فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ** (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، سن اشاعت:2012) حدیث نمبر:2300، ج:2، ص:264-263

[16] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ، ترجمہ و فوائد: فضلیتہ الشیخ حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ، **صحیح بخاری**، **كتاب الجهاد اوالسير**، حدیث نمبر:3019، ج:3، ص:329

[17] حافظ عبداللہ شمیم، حافظ حامد محمود الخضری، **الصحیفہ الصحیحہ المعروف صحیفہ ہمام بن منبہ**، باب: ایک نبی کا چیونٹیوں کو جلانا، حدیث نمبر:18، ص:188

[18] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ، مترجم: شاہ محمد چشتی، **الادب المفرد**، **رہنمائی زندگی**، باب: **فضل الدعاء**، (لاہور: ادرہ پیغام القرآن اردو بازار، سن اشاعت:2007ء)، خدیث نمبر 736، ص:335

[19] امامابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ، ترجمہ و تخریج و شرح: مولانا عثمان منیب حفظہ اللّٰہ ،حافظ عبداللہ، محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ، **فضل اللہ الاحد اردو شرح الادب المفرد ، بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ**(لاہور : انصار السنتہ پبلیکیشنز، سن اشاعت:04دسمبر2017ء)،حدیث:716،ص:595

[20]**سنن الترمذي،كتاب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ** ،حدیث نمبر:2685،ج:3

[21] **"The Medical Benefits of Insects Mentioned in the Quran"**,International Research Journal on Islamic Studies (IRJIs), volume:5, issue:01, (2023)p:36-47,(https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u4)

[22] Surbhi Agarwal, Garima Sharma, Kavita Verma, Narayanan Latha, Vartika Mathur,"**Pharmacological potential of ants and their symbionts – a review**," First published(: 22 September 2022), https://doi.org/10.1111/eea.13236

[23] https://yardandgarden.extension.iastate.edu/encyclopedia/ants-are-ecologically-beneficial(accessed on : January -2025)